السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

) ۔خلق اللہ آدم علی صورتہ الخ (بخاری کتاب الاستیذان باب 11

۔خَلَقَ اللہُ آدَمَ عَلَیٰ صُورَتِہِ الخ 2

(مسلم کتاب الجنہ وصفۃ نعیمھا ولھلھا طبع قدیمی کتب خانہ ج2ص 380)ناصر رشید،راولپنڈی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا قَاتَلَ أَحَدُکُمْ أَخَاہُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللہَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِہِ"

(اگر تم میں کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو(اس کے)چہرے پر نہ مارے ،اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس (شخص)کی صورت پر پیدا کیا ہے ۔(صحیح مسلم ج2ص 327ح 2612"

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث ودیگر احادیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ عَلَیٰ صُورَتِہِ سے مراد مضروب ہے ،یعنی وہ شخص جسے مارا پیٹا گیا ہے ۔(دیکھئے کتاب التوحید ص 37)

اگر کوئی کہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ:

"اَنَّ اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن"

اللہ تعالیٰ نے بے شک آدم کو الرحمٰن کی صورت پر پیدا کیا۔

(کتاب التوحید لابن خذیمہ ص 38،المعجم الکبیر للطبرانی ج12ص 430ح 13580،وغیرہما)

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت اصول حدیث کی رو سے ضعیف ہے ۔اس کے دو راوی :الاعمش اور حبیب بن ابی ثابت مدلس تھے اور انھوں نے عن سے روایت کی ہے ۔

اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے ۔بعض حنابلہ نے اس حدیث کی تصیح پر ایک بڑی کتاب بھی لکھی ہے مگر نہ تو وہ راویوں کی تصریح سماع ثابت کر سکے ہیں اور نہ کوئی معتبر متابعت ،لہذا بڑی کتاب لکھنے کا آخر کیا فائدہ ہے؟(شہادت ،مئی 2000ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ176

محدث فتویٰ